عام موزوں (رقیقِ سادہ) پر مسح جائز نہیں۔

کچھ ضروری باتیں

چمڑے کے موزے کو عربی میں خُف کہتے ہیں اور اردو میں اسکا ترجمہ موزہ ہوتا ہے۔

اونی سوتی موزے کو عربی میں جورب کہتے ہیں اور اردو میں اسکا ترجمہ جراب ہوتا ہے۔

پھر اگر جرابوں کے اندر تین شرطیں پائیں جائیں تو انکو ثخینین (یا صفیقین) کہتے ہیں اور وہ خُف کے حکم میں ہوجاتی ہیں۔لیکن اگر ان تین شرطوں میں سے کوئی بھی ایک شرط نہ پائی جائے تو انکو رقیقین کہتے ہیں

وہ تین شرطیں یہ ہیں

(ا) وہ جرابیں اتنی موٹی ہوں کہ بغیر جوتے پہنے ان میں تین میل تک چلا جاسکے۔

(ب) وہ اپنے موٹاپے کی وجہ سے پنڈلی پر قائم رہ سکیں اور انکا قائم رہنا چستی یا تنگی کی وجہ سے نا ہو بلکہ موٹاپے کی وجہ سے ہو۔

(ج) وہ اتنی موٹی ہوں کہ ان میں سے پانی وغیرہ نہ چھن سکے۔

پھر چمڑے کے اعتبار سے جرابوں کی دو قسمیں ہیں

(ا) مجلد (ب) منعل

مجلد : وہ جرابیں ہیں جن پر اتنا چمڑا لگا ہوا ہو جتنا وضو میں پاوں دھونا فرض ہے

منعل : وہ جرابیں ہیں جن پر چمڑا فرض پاوں دھونے سے کم لگا ہوا ہو۔

اس طرح جرابوں کی کُل چھے (6) قسمیں ہوجاتی ہیں

(ا) ثخینین مجلد (ب) ثخینین منعل

(ج) ثخینین سادہ (د) رقیقین مجلد

(ھ) رقیقین منعل (و) رقیقین سادہ

(ا) **ثخینین مجلد :** وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تینوں شرطیں پائیں جائیں اور ان پر اتنا چمڑا لگا ہوا ہو جتنا پاوں دھونا فرض ہے۔ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(ب) **ثخینین منعل :** وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تینوں شرطیں پائیں جائیں اور ان پر فرض پاوں دھونے سے کم چمڑا لگا ہوا ہو۔ ان پر بھی مسح جائز ہے۔

(ج) **ثخینین سادہ :** وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تینوں شرطیں پائیں جائیں اور ان پر چمڑا نہ لگا ہو۔ ان پر بھی مسح جائز ہے۔

(د) **رقیقین مجلد :** وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو مگر چمڑا فرض پاوں دھونے کے برابر لگا ہوا ہو۔ ان پر بھی مسح جائز ہے۔

(ھ) **رقیقین منعل :** وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو اور چمڑا بھی فرض پاوں دھونے سے کم لگا ہوا ہو۔ان کے بارے میں قولِ فیصل یہی ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے۔

(و) **رقیقین سادہ :** وہ جرابیں ہیں جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط کم ہو اور چمڑا بھی نہ لگا ہو۔ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں ہے۔

ہمارے دیار میں ان چھے قسموں میں سے عموماً صرف دو پائیں جاتیں ہیں

(ا) رقیقین مجلد جن پر بالاتفاق مسح جائز ہے (ب) رقیقین سادہ جن پر بالاتفاق مسح جائز نہیں ہے

اب کچھ اصولی باتیں:

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں

(ا) متواتر (ب) مشہور (ج) عزیز (د) غریب

(ا) **متواتر :** وہ حدیث جس کو روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر ہوں کہ انکے جھوٹ پر اتفاق کرنے کو عقلِ سلیم محال جانے۔

(ب) **مشہور :** وہ حدیث جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں تو خبر واحد تھی (یعنی حدِ تواتر کو نہ پہنچی تھی) مگر بعد میں اسکو اتنے لوگوں نے نقل کیا کہ جنکا جھوٹ پر اتفاق کرنا عقل سلیم محال جانے اور یہ پھیلنا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں ہو۔

(ج) **عزیز :** وہ حدیث ہے جو حدِ تواتر یا حدِ شہرت کو نا پہنچی ہو اور اسے روایت کرنے والوں کی تعداد کسی بھی زمانے میں دو (2) سے کم نہ ہوی ہو

(د) **غریب :** وہ حدیث ہے جس کے سلسلہ سند میں کسی زمانے میں بھی راوی کی تعداد صرف ایک (1) رہ گئی ہو۔

یاد رکھنا چاہئے کہ فقہاء کرام صرف حدیثِ عزیز اور حدیثِ غریب کو اخبارِ احاد کہتے ہیں اور محدثین کرام متواتر کے علاوہ بقیہ تینوں قسموں کو اخبارِ احاد کہتے ہیں یعنی حدیثِ مشہور کو بھی اخبارِ احاد میں داخل کرتے ہیں۔(ردالمحتار/ج:1)

اخبارِ احاد: جمع　　　　خبرِ واحد: واحد

اب سمجھیے

اگر قرآنِ پاک کسی بات کا حکم دے تو اُس حکم میں کوئی تخصیص ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کی ہی کوئی آیتِ کریمہ، کوئی متواتر حدیث، کوئی مشہور حدیث یا اجماعِ امت چاہئے۔

اخبار احاد (حدیث عزیز اور حدیث غریب) سے قرآن پاک کے عموم میں ہرگز کوئی تخصیص ثابت نہیں ہوسکتی اگر چہ وہ صحیح اسناد سے بھی مروی ہوں۔ اسلئے کہ خود خبرِ واحد کے متن کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے کہ وہ قرآنِ پاک کے خلاف نہ ہو۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ومنها ما يوجد من حال المروى كان يكون مناقضاً لنص القرآن او السنة المتواترة او الاجماع القطعي او صريح العقل حيث لا يقبل شئ من ذالك التاويل

(نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر/ص:57،58)

ترجمہ: ان ہی علامات وضع میں سے وہ بھی ہے جسکا پتہ روایت کی حالت سے چل جاتا ہے مثلاً یہ کہ وہ نصِ قرآن یا سنتِ متواترہ یا اجماع قطعی یا عقلِ صریح کے خلاف ہو بایں صورت کہ اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ خبر واحد سے قرآنِ پاک کے عموم میں تخصیص پیدا نہیں ہوسکتی۔

اب آئیں اصل مسئلے کی طرف

قرآن پاک میں اللہ پاک ایمان والوں کو وضو کے دوران پاوں دھونے کا حکم دیتے ہیں

اللہ پاک فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

(سورۃ مائدہ/6)

ترجمہ (لامذہبوں کا): اے ایمان والو جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاوں کو ٹخنے سمیت دھولو۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک پاوں دھونے کا حکم فرماتے ہیں۔ اب اگر اس حکم میں کوئی تخصیص ثابت کرنی ہو مثلاً یہ کہ فلاں موقعے پر پاوں کے دھونے کا حکم ساقط ہو کر صرف مسح کرنا ہی کافی ہوجائے گا تو وہ صرف قرآنِ پاک کی دوسری آیتِ کریمہ، حدیثِ متواتر، حدیثِ مشہور یا اجماعِ امت سے ثابت ہوسکتی ہے نا کہ خبر واحد (یعنی حدیثِ عزیز یا حدیثِ غریب) سے اگر چہ اسکی سند صحیح بھی ہو۔

(ا) خُف: یعنی چمڑے کے موزے۔ ان پر مسح کرنے کی احادیث متواتر ہیں لہذا چمڑے کے موزے پر وضو کے دوران مسح بلا کسی شک وشبہ کے جائز ہے۔

(ب) ثخینین: یعنی وہ جوربین جن میں وہ تین شرطیں پائی جارہی ہوں جن کا اوپر تذکرہ ہوچکا۔ وہ بھی ان شروط کے پائے جانے سے خُف کے حکم میں ہوجاتی ہیں لہذا ان پر بھی وضو کے دوران مسح جائز ٹھرا۔

نوٹ: انہی ثخینین پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنی آخری عمر مبارک میں مسح کے قائل ہوگئے تھے اور الحمد للہ ہم بھی قائل ہیں۔

(ج) رقیقین: یعنی وہ جوربین جن میں مذکورہ بالا تین شرطیں نا ہوں یا تینوں میں سے کوئی بھی ایک نا ہو۔

ان پر مسح کرنے کی روایات کا حدتواتر تک پہنچنا تو دور کی بات ہے اس بارے میں کوئی ایک خبرِ واحد صحیح صریح مرفوع حدیث بھی موجود نہیں ہے۔ لہذا ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں ہے۔ اب جو ان پر مسح کرتا ہے وہ چونکہ وضو کا ایک فرض ہی ترک کردیتا ہے لہذا بے وضو ہے اور بے وضو کی کوئی بھی نماز نہیں ہوتی۔

اگر بالفرض کوئی صحیح حدیث خبرِ واحد ہوتی بھی تب بھی اس سے عام موزوں (رقیق سادہ) پر مسح کرنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا کیونکہ پیروں کے دھونے کا حکم قرآنِ پاک میں ہے اور اُس میں کسی طرح کی کوئی تخصیص خبر واحد صحیح سے ثابت نہیں ہوسکتی اور پھر وہ بھی موجود نہیں۔

جو روایات لامذہب حضرات بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں انکا اصولی جائزہ

ایک روایت حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کی، دوسری حضرت ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ کی اور تیسری حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پیش جاتی ہے۔

ہماری گزارشات

(ا) ان میں سے کوئی بھی روایت حدتواتر یا حدشہرت کو نہیں پہنچی یعنی تمام روایات اخبار احاد میں سے ہیں۔ لہذا ان سے پاوں دھونے کے قرآنی حکم میں کسی قسم کی کوئی تخصیص ثابت نہیں ہوسکتی۔

(ب) پھر ان میں سے کوئی ایک بھی روایت صحیح تک نہیں ہے۔ چنانچہ ان تینوں روایات کا ضعیف ہونا لامذہبوں کی ایک معتبر شخصیت (جو ان کے نزدیک معتبر ہیں) جناب ڈاکٹر منظور احمد میر صاحب نے خود

تسلیم کرلیا جس کی ویڈیو لامذہبوں کی ایک یوٹوب چینل پر موجود ہے اور احقر نے فروری 2018ء میں اسی موضوع پر ان کے رد میں جو ویڈیو بنائی تھی اُس میں بھی اُن کی تقریر کا وہ حصہ موجود ہے۔ خواہش مند حضرات ہماری یوٹوب چینل بنام Numaan Nowshehri پر اسے ڈھونڈ کر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ لہذا جب انہوں نے خود تسلیم کرلیا تو اب ہمیں ان روایات کی اسناد پر بحث کرنے کی کوئی حاجت نہیں رہی۔ الحمدللہ

(ج) ان روایات میں جورب کا لفظ مذکور ہے جو کہ تخینین کیلئے بھی بولا جاتا ہے لہذا لامذہب حضرات کا بلاکسی دلیل کے لفظِ جورب کو رقیق پر فٹ کرنا عجیب وغریب ہے۔

الغرض یہ روایات نہ تو متواتر ہیں، نہ اخبار احاد صحیح اور نہ ان میں رقیق کا لفظ ہے۔

ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے جو کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس میں التساخین کا لفظ آیا ہے۔

اس پر ہماری گزارشات

(ا) اس روایت کی دنیا میں کوئی متصل سند ہی موجود نہیں ہے لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔ جو شخص اس روایت کے صحیح ہونے کا دعوی کرے اس کو چاہیئے کہ اس کی صحیح متصل سند پیش کرے۔

(ب) اس ضعیف روایت میں نہ تو جورب کا لفظ ہے اور نا ہی رقیق کا۔

(ج) اس ضعیف روایت میں تساخین کا لفظ آیا ہے اور تساخین خفاف (خف کی جمع) کو بھی کہتے ہیں۔

دیکھیئے انہی حضرات کی (تحفۃ الاحوذی/ ج:1 /ص:287)

الغرض یہ روایت نا تو متواتر ہے، نہ مشہور، نہ خبرِ واحد صحیح اور نا ہی اس میں جورب یا رقیق کا لفظ ہے۔

نہ جانے لامذہب حضرات ان ضعیف اور انکے موقف کیلئے بے محل روایات کو لیکر کون سا مورچہ فتح کرنے نکلے ہیں۔

خود لامذہب حضرات کے اکابرین کا فتوی ہے کہ عام موزوں (رقیق سادہ) پر مسح جائز نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

(ا) لامذہب حضرات کے امام المحدثین شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں :

ان المسح یتعین علی الجوربین المجلدین لا غیرھما ۔ (عون المعبود/ ج:1 /ص:166)

ترجمہ : بے شک مسح مجلد جورابوں پر متعین ہے ان کے علاوہ پر نہیں۔

(ب) لامذہب حضرات کے دوسرے امام المحدثین عبدالرحمن مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں :

والحاصل انہ لیس فی باب المسح علی الجوربین حدیث مرفوع صحیح حال عن الکلام ھذا ما عندی (تحفۃ الاحوذی/ ج:1 /ص:281)

ترجمہ : اور خلاصہ کلام یہ کہ جوربین پر مسح کرنے کے بارے میں ایسی کوئی صحیح مرفوع حدیث سے مروی نہیں ہے جو جرح وتنقید سے خالی ہو۔

نیز انکا ایک فتوی جو فتاوی ثنائیہ میں مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں

المسح علی الجوربۃ المذکورۃ لیس بجائز لانہ لم یقم علی جوازہ دلیل صحیح و کل ما تمسک بہ المجوزون ففیہ خدشۃ ظاھرۃ (فتاوی ثنائیہ/ ج:1 /ص:443)

ترجمہ : مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے ان میں خدشات ہیں۔

(ج) لامذہب حضرات کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں :

والحاصل انہ لم یقم علی جواز المسح علی الجوربۃ المسئولۃ عنھا دلیل لا من الکتاب و لا من السنۃ و لا من الاجماع و لا من القیاس الصحیح لما عرفت والثابت من الکتاب غسل الرجلین ورخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسح علی الخفین ولم یثبت منہ الرخصۃ فی المسح علی الجوربین فکیف یجوز المسح علیھما ۔(فتاوی نذیریہ/ ج:1 /ص:291، 292)

ترجمہ : خلاصہ کلام یہ کہ جن جوربین کے بارے میں سوال کیا گیا ان پر مسح کے جواز کی کوئی بھی دلیل قرآن، سنت، اجماع یا قیاسِ صحیح سے ثابت نہیں جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ اور قرآن سے پیروں کا دھونا ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین (چمڑے کے موزے) پر مسح کی اجازت دی ہے لیکن جوربین پر مسح کی اجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو ان پر مسح کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

(د) لامذہب حضرات کے بڑے مفتی صاحب ابوسعید شرف الدین دہلوی صاحب لکھتے ہیں :

یہ (عام جرابوں پر مسح کا) مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا نہ حدیثِ صحیح مرفوع سے نہ اجماع نہ قیاسِ صحیح سے نہ چند صحابہ کے فعل اور اسکے دلائل سے اور غسلِ رجلین نص قرآنی سے ثابت ہے لہذا خف چرمی جس پر مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کے سوا جورب پر مسح ثابت نہیں ہوا (فتاوی ثنائیہ/ ج:1 /ص:442)

یہ ہیں لامذہب حضرات کے ائمہ اربعہ جو سب کے سب تحریر کررہے ہیں کہ عام موزوں پر مسح جائز نہیں مگر اس کے باوجود ان حضرات نے اپنی اور دوسروں کی نمازوں کو برباد کرنے کی قسم اٹھالی ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے عقائد کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعمال کو بھی درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد نعمان (نوشہرہ سرینگر)

خطیب جامع اہلسنت والجماعت مسجد ابوبکرؓ داندرکھاہ بٹہ مالوسرینگر۔